وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

اپریل ۲۰۲۱ بمطابق شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ

رسالہ اول
فریب نجدیہ

دفاع اہلسنت نامی کتاب میں
دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات
کی بے بنیاد تاویلات کا رد اور انکے
جھوٹ کا پردہ چاک کرنے والا
آن لائن رسالہ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت اللعالمین ہونا آپ کی صفت خاصہ نہیں؟

سعد حنفی

باا ھتمام: تحریک اصلاح عقائد

رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن

ڈاکٹر فیض احمد چشتی صاحب

صفت خاصہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں ہے

(دیوبندی عقیدہ)

محترم قارئینِ کرام:

دیوبندیوں کے نزدیک رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صفت مخصوص نہیں بلکہ علماء ربانین کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے۔آخر وجہ کیا ہے کہ یہ لوگ ہر اس بات کا انکار کرتے ہیں جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شان مبارک کا اظہار ہوتا ہے میرے ناقص خیال کے مطابق ان لوگوں کے سرپرستوں نے ان کی ڈیوٹی ہی یہی لگائی تھی کہ مسلمانوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شانوں کو گھٹاؤ اور لوگوں کے دلوں سے عظمت واحترامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نکال دو اس مشن کی تکمیل کیلئے کبھی اپنے جیسا بشر کہا تو کبھی جانوروں کے علم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علم مبارک سے تشبیہ دی، کبھی شیطان کے علم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علم سے زیادہ بتایا تو کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو بڑا بھائی اور گاؤں کے چودھری کی طرح قرار دیا اسی ڈیوٹی میں یہ بھی شامل ہے چونکہ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صفتِ خاصہ ہے اور اس سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ایسی شانیں ظاہر ہوتی ہیں جن کے بعد کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کرسکتا ان لوگوں نے اپنے اندر چھپے اس بغض کو ظاہر کرنے اور اپنے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے جہاں اور شانوں کا انکار کیا وہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صفتِ خاصہ رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِیۡن کا بھی انکار کردیا ان الفاظ میں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم صفتِ خاصہ نہیں آیئے پہلے دیوبندیوں کے عالمِ ربانی، قطبُ العالم جناب گنگوہی صاحب کا فتویٰ بمعہ اصل امیجز پڑھتے ہیں پھر معتبر تفاسیر کی روشنی میں شانِ رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِیۡن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پڑھتے ہیں یہ پہلا حصّہ تصوّر کیا جائے زندگی نے مہلت دی تو اللہ عزّ وجل کے فضل وکرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نظرِ عنایت سے جلد دوسرا حصّہ بھی پیش کیا جائے گا ان شاء اللہ۔

اہل علم کہیں غلطی پائیں تو اصلاح فرمادیں۔

دیوبندیوں کے پیشوا جناب رشید احمد گنگوہی صاحب اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں: رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِیۡن صفت خاصہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علمائے ربانین بھی موجب رحمتِ عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو

بتاویل بول دیوے،تو جائز ہے۔فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر 244 دارالاشاعت کراچی،چشتی)،

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر 245 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

قطبُ الاقطاب دیوبند رشید احمد گنگوہی کو جب حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر ملی تو قطبُ الاقطاب دیوبند رشید احمد گنگوہی حاجی صاحب (یعنی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بار بار فرماتے رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن تھے۔

(ملفوظاتِ حکیمُ الاُمّت جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 138 مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

علمائے دیوبند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربّانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن کہنا درست ہے۔لہٰذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ للعالمین ہوئے۔اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے،جن میں سے ایک خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔وہ یہ کہ آپ نے "کوّا" کھانے پر ثواب مقرّر کر دیا ہے۔یہ بے پیسہ اور بغیر دام،مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لئے ثواب بھی مقرر کر دیا ہے۔اس سے زیادہ دیوبندیوں کے لئے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی،مفت ہی میں سالن کا سالن اور

ثواب کا ثواب۔

اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ:" رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن " خاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا وصفِ جمیل ہے اس میں دوسرے کو شریک کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شان کو گھٹانا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

(سورۃُ الانبیاء آیت نمبر 107)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلّم کی رحمت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نبیوں، رسولوں اور فرشتوں عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے رحمت ہیں، دین و دنیا میں رحمت ہیں، جِنّات اور انسانوں کے لئے رحمت ہیں، مومن و کافر کے لئے رحمت ہیں، حیوانات، نباتات اور جمادات کے لئے رحمت ہیں الغرض عالَم میں جتنی چیزیں داخل ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ان سب کے لئے رحمت ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا۔ مومن کے لئے تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دنیا وآخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دنیا میں رحمت ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بدولت اس کے دُنیوی عذاب کو موخر کر دیا گیا اور اس سے زمین میں دھنسانے کا عذاب، شکلیں بگاڑ دینے کا عذاب اور جڑ سے اکھاڑ دینے کا عذاب اٹھا دیا گیا۔

(تفسیر خازن، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۳/۲۹۷، چشتی)

امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عالَم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجَرم (یعنی لازمی طور پر) حضور پُرنور، سیّد المرسلین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ان سب پر رحمت ونعمتِ ربُّ الارباب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکارِ عالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب۔ اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ''ازل سے ابد تک، ارض وسماء میں، اُولیٰ وآخرت میں، دین ودنیا میں، روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔

(فتاوی رضویہ، رسالہ: تجلی الیقین، ۳۰/۱۴۱)

اور فرماتے ہیں ”حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علَیہِ وَسَلَّمَ رحمۃٌ لِّلعالَمین بنا کر بھیجے گئے اور مومنین پر بالخصوص کمال مہربان ہیں، رؤف رحیم ہیں، ان کا مشقت میں پڑنا ان پر گراں ہے، ان کی بھلائیوں پر حریص ہیں، جیسے کہ قرآن عظیم ناطق: ”لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَئُوْفٌ رَّحِیْمٌ“۔(سورہ توبہ:۱۲۸)

(ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں)

تمام عاصیوں کی شفاعت کے لئے تو وہ مقرر فرمائے گئے:

”وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ“۔

(سورہ محمد:۱۹)

(ترجمہ: اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

(فتاوی رضویہ،۳۰/۶۷۴-۶۷۵)

آیت ”وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ“ اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ آیتِ مبارکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عظمت وشان پر بہت بڑی دلیل ہے، یہاں اس سے ثابت ہونے والی دو عظمتیں ملاحظہ ہوں:

(1) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تمام عالَمین کے لئے رحمت ہیں تو واجب ہوا کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) تمام سے افضل ہوں۔

(تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۲/ ۵۲۱، چشتی)

تفسیر روح البیان میں اَکابِر بزرگانِ دین کے حوالے سے مذکور ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو تمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالَمِ ارواح ہوں یا عالَمِ اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے مُطْلَق، تام، کامل، عام، شامل اور جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالَموں کے لئے رحمت ہو تو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔

(تفسیر روح البیان، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۵/ ۵۲۸)

(2) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں کیونکہ جو شخص دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلّم پر ایمان لائے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اطاعت و پیروی کرے گا اسے دونوں جہاں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی رحمت سے حصہ ملے گا اور وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرے گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان نہ لایا تو وہ دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی رحمت کے صدقے عذاب سے بچ جائے گا لیکن آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی رحمت سے کوئی حصہ نہ پا سکے گا۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگ کفر، جاہلیت اور گمراہی میں مبتلا تھے، اہلِ کتاب بھی اپنے دین کے معاملے میں حیرت زدہ تھے کیونکہ طویل عرصے سے ان میں کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تشریف نہ لائے تھے اور ان کی کتابوں میں بھی (تحریف اور تبدیلیوں کی وجہ سے) اختلاف رونما ہو چکا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو مبعوث فرمایا جب حق کے طلبگار کو کامیابی اور ثواب حاصل کرنے کی طرف کوئی راہ نظر نہ آ رہی تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے لوگوں کو حق کی طرف بلایا اور ان کے سامنے درست راستہ بیان کیا اور ان کے لئے حلال و حرام کے اَحکام مقرر فرمائے، پھر اس رحمت سے (حقیقی) فائدہ اسی نے اٹھایا جو حق طلب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا (اور وہ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان لا کر دنیا وآخرت میں کامیابی سے سرفراز ہوا اور جو ایمان نہ لایا) وہ دنیا میں آپ کے صدقے بہت ساری مصیبتوں سے بچ گیا۔

(تفسیر کبیر، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۸/۱۹۳، چشتی)

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف ورحیم

بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلّم کی رحمت میں فرق:

ویسے تو اللہ تعالیٰ کے تمام رسول اور اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام رحمت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم عین رحمت اور سراپا رحمت ہیں، اسی مناسبت سے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی رحمت میں فرق ملاحظہ ہو، چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

”وَ رَحْمَةً مِّنَّا“۔ (سورہ مریم: ۲۱)

ترجمہ: اور اپنی طرف سے ایک رحمت (بنا دیں)۔

اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حق میں ارشاد فرمایا:

”وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ“

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔

ان دونوں کی رحمت میں بڑا عظیم فرق ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رحمت ہونے کو حرف ”مِـــن“ کی قید کے ساتھ ذکر فرمایا اور یہ حرف کسی چیز کا بعض حصہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے اور اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے لئے رحمت ہیں جو آپ پر ایمان لائے اور اس کتاب وشریعت کی پیروی کی جو آپ لے کر آئے اور ان کی رحمت کا یہ سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مبعوث ہونے تک چلا، پھر آپ کا دین منسوخ ہونے کی وجہ سے اپنی امت پر آپ کا رحمت ہونا منقطع ہوگیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بارے میں مُطلَق طور پر تمام جہانوں کے لئے رحمت ہونا بیان فرمایا۔

اسی وجہ سے عـالَـمین پر آپ کی رحمت کبھی منقطع نہ ہوگی، دنیا میں کبھی آپ کا دین منسوخ نہ ہوگا اور آخرت میں ساری مخلوق یہاں تک کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور) حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت کے محتاج ہوں گے۔ (تفسیر روح البیان، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۵/ ۵۲۸)

دفاع اہل سنت اور ساجد بھانڈ کی جہالت

سعد حنفی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

معزز قارئین جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بھی آپ کے سامنے دفاع اہلسنت نامی کتاب میں شامل مکروفریب اجاگر کیئے ہیں اسی کے ساتھ آج ہم اس میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ میں موجود ایک گستاخانہ عبارت کا دفع کرتے ہوئے ساجد بھانڈ نے جو اس کی تاویل پیش کی ہے اس تاویل کی علمی حیثیت ملاحظہ کریں گے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا: لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص آنخضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔(جواب) لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۰۷)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک یہ اصول پایا جاتا ہے کہ صفت خاصہ اسی کو کہا

جائے گا جو کسی بھی طرح کسی دوسرے میں نہ پایا جائے یہاں تک کہ اگر بتاویل بھی کوئی صفت کسی کو حاصل ہو جائے تو وہ بھی صفت خاصہ نہیں کہلائے گی۔

اور یہی اصول لگ بھگ پورے علمائے دیوبند و منافقین نجدیہ کا نظر آتا ہے یہی وجہ ہے اللہ رب العزت کے علم غیب کو خاصہ صفت الٰہی قرار دیتے ہیں تو اس کو کسی بھی تاویل کے ساتھ اس لفظ علم غیب کو کسی دوسرے کے ساتھ استعمال نہیں کرتے۔یہی وجہ ہے کہ یہی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے فتاویٰ میں لکھتا ہے ''علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں''۔(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۳۸)

اس سے پتہ چلا کہ جو صفت خاصہ ہوگی وہ کسی بھی تاویل سے کسی اور کیلئے تسلیم نہیں کی جاسکتی۔اور یہی وجہ ہے کہ انکے نزدیک لفظ رحمۃ اللعالمین چونکہ بتاویل ہر کسی کیلئے (انبیاء،اولیاء و دیگر) استعمال کرنا جائز ہے اسی لئے یہ صفت خاصہ نہیں رہی اور حضور علیہ السلام کی صفت خاصہ میں صفت رحمۃ اللعالمین کا انکار کرنا انکے لئے لازمی ہوگیا۔

سب سے پہلے ہم اس اصول کو ہی دیکھ لیتے ہیں کہاں تک درست ہے؟ رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں یہ واضح بیان کیا ہے کہ صفت خاصہ وہی ہے جو کسی

دوسرے کیلئے کسی بھی تاویل سے تسلیم نہ کی جاسکے۔
اب دیکھئے قرآن کیا کہتا ہے۔پہلی ہی آیت

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ (فاتحہ۔آیت ۱)

(ترجمہ:سب خوبیاں اللہ کو جورب سارے جہان والوں کا ہے)

اب اس آیت سے ہمیں یہ پتہ چل گیا کہ سارے جہانوں کا رب اللہ ہی ہے اور بیشک وہ ہی رب ہے یہ اسکی صفت خاصہ ہے۔لیکن اگر دیوبندیوں کے مندرجہ بالا اصول کو لے لیا جائے تو اللہ عزوجل کا رب ہونا صفت خاصہ نہیں ہوا اسلئے کہ قرآن عظیم کی یہ آیت:

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُ کُمَافَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا

(سورہ یوسف آیت نمبر ۴۱)

(ترجمہ:اے قید خانہ کے دونوں ساتھیوں تم میں سے ایک تو اپنے رب (آقا) کو شراب پلایا کرے گا)

اب مولوی رشید احمد گنگوہی کا اصول کہ بتاویل کسی دوسرے پر لفظ رحمة اللعالمین کہنے سے وہ صفت خاصہ رسول علیہ السلام کی نہیں ہوسکتی تو اب یہاں بھی

لفظ رب کا استعمال ہوا اور وہ بھی دنیا کے حاکم کیلئے اب اس پر کیا تمہارے نزدیک معاذ اللہ رب ہونا اللہ عزوجل کی صفت خاصہ نہیں ہے اس لئے کہ آپ کے نزدیک کسی تاویل سے کسی دوسرے پر لفظ صفت کا استعمال ہونے سے وہ صفت خاصہ نہیں ہوتی تو اس پر کیا کہو گے۔ سارے دیوبندیوں کیلئے میرا یہ سوال قرض ہے کہ اس کا جواب ہمیں دیں۔

جب کہ قرآن مقدس کی ان دونوں آیتوں کو پڑھنے کے بعد ہمیں یہ بات واضح سمجھ میں آجاتی ہے کہ صفت خاصہ صفت خاصہ ہی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب کسی دوسرے پر اس کا استعمال ہوتا ہے تو تاویلاً ہوتا ہے اب اگر اللہ رب العزت کا رب ہونا اسکی صفت خاصہ ہے تو دوسرے کیلئے جب یہ لفظ ہمیں کہیں نظر آجائے تو وہ یقیناً رب ہونا اللہ کی صفت خاصہ ہی ہوگی اور دوسری جگہ تاویلاً اس لفظ صفت کا اقرار بھی کرنا ہوگا۔

اسی طرح حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ اللعالمین ہونا آپ کی صفت خاصہ ہی ہوگا اور اگر کسی کیلئے یہ بتاویل استعمال کیا جائے تو وہ بتاویل ہی ہوگا حضور علیہ السلام کیلئے جس طرح حقیقی ہے اس طرح کسی کیلئے استعمال نہ ہوگا ۔دوسرے پر یہ مجازی طور پر استعمال ہوسکتا ہے۔

مولانا عمراچھروی صاحب قبلہ کا ردعمل اور دیوبندی بیان بازی:

مولانا عمراچھروی صاحب لکھتے ہیں ''نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کی رحمت بنا کر بھیجا۔اب اور کون عالمین ہیں۔جن کے یہ بھی رحمت بن سکتے ہیں ۔جیسا کہ رب العلمین کہنے کے بعد تمام عالمین میں کسی دوسرے رب کی ضرورت نہیں ۔اگر کوئی مانے تو اس نے شرک فی التوحید کیا ہے ایسے ہی رحمۃ اللعلمین کے اقرار کے بعد کوئی عالمین کی رحمت نہیں کہلا سکتا اور اگر تسلیم کرے تو مشرک فی الرسالت ہوگا'' (مقیاس حنفیت صفحہ:۲۱۰)

یہاں پر بھی دیوبندیوں کی بے بنیاد بیان بازی چلی جس میں ہم نے انکی موجودہ فتنہ پرور کتاب'' دفاع اہلسنت'' کو ملاحظہ کیا جس میں اس کتاب کے مصنف دیوبندی ساجد بھانڈ کئی جگہ کی الگ الگ عبارتوں کو شامل کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''پیر کرم شاہ لکھتے ہیں (اورانہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر) اب ہم قرآن وحدیث اور اکابر کے اقوال پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رحمۃ اللعالمین مختلف لوگوں کیلئے بولا گیا ہے ۔خود اللہ جل شانہ نے قرآن کو رحمۃ اللمومنین کہا ہے ارشاد ربانی ہے ونزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ

اللمومنین مومنین صرف اس عالم میں ہی نہیں بلکہ عالم جنات میں بھی مومن ہیں تو قرآن ہر عالم میں بسنے والے مومنوں کیلئے رحمت ہے یوں کہیے کہ بواسطہ مؤمنین قرآن بھی رحمت ہے ہر ہر عالم کیلئے یعنی رحمت اللعالمین (سورۃ بنی اسرائیل)
بخاری شریف میں ایک روایت میں طاعون کو رحمۃ اللمومنین کہا گیا ہے۔

اسی طرح شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بوستان میں حاکم وقت کی تعریف کرتے ہو ئے لکھا۔

تو ئی سایہ لطف حق برزمین پیمبر صفت رحمۃ اللعالمین

(بوستان ص:۱۱۵، فاروقی کتبخانہ ملتان)

حضرت مجدد الف ثانی لکھتے ہیں انبیاء علیھم الصلوات التسلیمات رحمت عالیمانند کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ایشانرا برائے ہدایت خلق مبعوث ساختہ است

(دفتر سوم مکتوب ۱۷)

انبیائے علیھم الصلوات والتسلیمات رحمت للعالمین ہوتے ہیں کہ جن کو حق تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر راحت القلوب میں صالحین کی صحبت کے

بارے میں حدیث مبارکہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''صحبة الصالحین نورور حمة اللعالمین '' دیکھئے یہاں پر صالحین کی صحبت کورحمۃ اللعالمین کہا گیا ہے۔(دفاع اہلسنت جلدص:۲۶۳)

اسی طرح دیو بندیوں کا یہ مناظر اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے۔

مولانا روم علیہ الرحمہ کی مثنوی کا شعر

جملہ دانیان ہمیں گفتہ ہست دانا رحمۃ اللعالمین

(مثنوی دفتر اول ص:۱۰۵)

نتا کہ نورش کامل آید در زمین تاجراں را رحمۃ اللعالمین

(مثنوی دفتر چہارم ص:۱۹)

حضرت شاہ ابوالمعالی کا شعر

شاہ گیلانی ترا حق در وجود رحمۃ اللعالمین آوردہ است

(تحفہ قادریہ ص ۱۴۹ اردو)

علامہ ابن حزم کے حوالہ سے نقل کیا گیا کہ انھوں نے'' احکام کورحمۃ اللعالمین قرار دیا

(الاحکام فی اصول القرآن ص ۳۵۰ جز۱)

فوائد الفوائد کے حوالے سے لکھا گیا ہے حضرت امیر حسن علی سنجری کے ملفوظات کو

جمع کرتے ہیں تو مقدمے میں ان کیلئے رحمۃ اللعالمین لفظ استعمال کرتے ہیں:

ان سب کے بعد ساجد دیوبندی لکھتا ہے ”ہم پوچھنا چاہتے ہیں بریلوی مفتیان کرام سے کہ ان جیسے اولیاء اور محبوبان خدا کے بارے میں ان کا کیا فتویٰ ہے کیا یہ بھی معاذ اللہ گستاخان رسول ہیں۔۔؟؟ جواب دیجئے اب خاموشی کس بات کی؟

ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر رحمۃ اللعالمین صرف آپ ﷺ ہی کی صفت ہوتی تو یہ حضرات دیگر پر اس صفت کا اطلاق نہ کرتے۔(دفاع اہل سنت ص:۲۶۴)

اسی طرح ساجد بھانڈ نے اور بھی اکابرین اہل سنت کی عبارتیں پیش کیں جن سے اس نے یہ بات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ اپنی جگہ پر درست ہے اور علماء بریلی اگر گنگوہی کو گستاخ کہتے ہیں تو ان سبھی اولیاء کرام و بزرگان دین کو گستاخ سمجھیں۔

اعتراض کا جواب اور ساجد بھانڈ کی جہالت:

سب سے پہلے ہم ایک بار پھر سے مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ نقل کرتے ہیں:

دیوبندیوں کا مولوی لکھتا ہے:

سوال: لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

(جواب) لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگر چہ جناب رسول اللہ سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۰۷)

اس پر کئی علماء اہلسنت نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ جس میں ہم نے پہلے ہی حضرت مولانا محمد عمر اچھروی صاحب کا بیان نقل کر دیا ہے ”نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کی رحمت بنا کر بھیجا۔ اب اور کون عالمین ہیں۔ جن کے یہ بھی رحمت بن سکتے ہیں۔ جیسا کہ رب العٰلمین کہنے کے بعد تمام عالمین میں کسی دوسرے رب کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی مانے تو اس نے شرک فی التوحید کیا ہے ایسے ہی رحمۃ للعلمین کے اقرار کے بعد کوئی عالمین کی رحمت نہیں کہلا سکتا اور اگر تسلیم کرے تو مشرک فی الرسالت ہوگا“ (مقیاس حنفیت صفحہ: ۲۱۰)

اب یہ بیان جاری کس کیلئے ہوا یہ دیکھنا ہے ساجد بھانڈ دیوبندی نے تو اکابرین اہل سنت کی عبارتیں اور کچھ اشعار کے اپنی من مرضی تشریح کر کے مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کی پارسا ہی بیان کرنی چاہی لیکن چونکہ اکابرین علمائے دیوبند کی تاریخ حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخیوں سے پر ہے ایسے میں یہ کہنا کہ ”لفظ

رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اس لئے کہ بتاویل کسی دوسرے پر بھی اس کا اطلاق کیا جاسکتا ہے تو یہ اصول بزرگان دین وائمہ اہلسنت کا کہیں ملتا اور یہ بیشک کفر ہے۔اس کی ایک مثال ہم یوں لیتے ہیں کہ حاکم اور آقا کو قرآن میں رب کہا گیا (مجازی طور پر) اب اگر کوئی مولوی رشید احمد گنگوہی کے اسی اصول کی بناء پر یہ کہے کہ معاذ اللہ اللہ رب العزت کا رب العلمین ہونا اسکی صفت خاصہ نہیں اسلئے کہ قرآن اور دیگر مقامات پر حاکم اور آقا کو رب کہا گیا ہے تو بیشک وہ مشرک ہوا اسلئے کہ پہلا جملہ جو اس نے ادا کیا وہ صفات الٰہیہ کا انکار ہے اور اسی قسم کی صفات کو دوسرے حاکم وغیرہ کیلئے تسلیم کرتا ہے۔اسی بناء پر یہ مشرک ہوا اور اگر کہنے والا مجازی طور پر کسی کو حاکم ،آقا کو رب کہتا ہے تو یہ اسکی تاویل ہوئی اس لئے کہ مجازی اور حقیقی میں فرق ہوتا ہے لیکن چونکہ گنگوہی صاحب کے نزدیک تو بتاویل بھی بولنا صفت خاصہ کو خاص نہیں رکھتا تو یہ اصول قرآن عظیم کی نصوص کی خلاف ورزی کرتا ہے تب بھی مولوی رشید احمد گنگوہی کافر و گستاخ ہی قرار دیا جائے گا۔اسی طرح حضور علیہ السلام کا رحمۃ اللعالمین ہونا صفت خاصہ ہے اور جو صفت حضور علیہ السلام کیلئے ہے وہ کسی اور کیلئے نہیں مانی جاسکتی اس لئے کہ حضور سب میں اعلیٰ ہیں ہاں حضور علیہ السلام کے صدقے دوسرے بزرگان دین رحمۃ اللعالمین ہیں

اس میں کوئی خرابی نہیں آتی لیکن جس کا صدقہ ہے اسی کی برابری اس طرح کی جائے کہ حضور علیہ السلام کی طرح سبھی لوگ (بزرگان دین واولیاء عزام) رحمۃ اللعالمین ہیں تو اس میں حضور علیہ السلام کی صفت خاصہ کو دوسروں پر ثابت کرنا ہے اور یہ گستاخی ہے اس لئے کہ حضور علیہ السلام کی کوئی عام بشر برابری نہیں کرسکتا ہاں حضور علیہ السلام کے صدقے مانا جائے تو اس میں کوئی خرابی نہیں۔

نبی کریم رحمت اللعالمین ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کیلئے ایک دعا مقبول تھی جو اس نے دنیا میں کرلی لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی سفارش کیلئے محفوظ رکھوں۔ (بخاری باب کتاب الدعوات)

اس حدیث پاک میں جو بیان کیا گیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں کوئی اور نبی اس طرح رحمت نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل بھی لوگ اسی رحمت سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا:

حدیث قدسی ہے: میری عزت وعظمت کی قسم، اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرتا تو جنت کو بھی پیدا نہ کرتا اور اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو پھر دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا

(دیلمی،الفردوس)

ایک اور حدیث قدسی ہے: محبوب! اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو کائنات ہست و بود کو بھی وجود میں نہ لاتا،

(تفسیر روح المعانی)

ان احادیث قدسیہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کائنات کی ہر شیئے حضور علیہ السلام کے صدقے بنائی گئی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی حضور علیہ السلام کی طرح رحمۃ اللعالمین ہو بلکہ ہمیں یہاں بھی یہی ماننا پڑے گا کہ اگر دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللعالمین ہیں تو یہ بھی حضور کا صدقہ ہے۔

چونکہ منافقین دیوبند کیلئے حضور علیہ السلام کی صفات پر ایمان لانا زہر کا پیالہ پینے کے مصداق ہے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ حضور علیہ السلام کی شان وعظمت گھٹانے کیلئے نئے نئے اصول گڑھتے رہتے ہیں ۔اسکی ایک مثال حفظ الایمان میں بھی نظر آتی دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور علیہ السلام کے علم غیب کو صرف اس اصول سے ماننے کا انکار کر دیا کہ بعض غیوب کی باتیں تو جانور، درندے، بچے اور عام لوگ بھی جانتے ہیں جو ایک دوسرے سے مخفی ہوتے ہیں تو حضور علیہ السلام کا بعض علوم غیبیہ پر مطلع ہونا کون سی خاص بات ہے؟ جیسا

کہ عبارت یوں ہے ''دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب ۔اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے ۔ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے''(حفظ الایمان ص:۱۵) یہ ہے دیوبندیوں کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت ،اب اگر یہی اصول لے لیا جائے تو شاید دنیا میں کوئی عالم ہی نہ رہا سبھی مدارس بند کرنے پڑ جائیں اسلئے کہ کوئی بھی عالم یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ کل علم رکھتا ہے سبھی کے پاس کچھ ایسے علوم ہیں جو ایک دوسرے سے کم وبیش ہیں لیکن کوئی کل علم کا مالک نہیں اب اگر مولوی اشرف علی تھانوی کے اسی اصول کی بناء پر ہم یہ کہیں کہ مدرسوں میں عالمیت اور پڑھانے والے علماء اگر بعض علوم رکھتے ہیں تو اس میں انکی کیا تخصیص بعض علوم تو ہوٹلوں کے ویٹر، چمار آوارہ سڑک چھاپ لوگوں کو بھی ہوتا ہے تو ظاہر سی بات مولوی اشرف علی تھانوی کا یہ اصول سارے علماء کیلئے توہین کا باعث ہوگا اسی طرح اس کا یہ اصول حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخی کا سبب بنا۔

ساجد بھانڈ دیوبندی نے قرآن عظیم کے تقدس کو پامال کیا

ساجد بھانڈ دیوبندی نے قرآن عظیم کے تقدس کو پامال کیا: اپنے اس ملعون مولوی کی ناپاک عبارت پر پردہ ڈالنے کیلئے دیوبندیوں کا یہ جاہل مناظر اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ایک نئی تفسیر کو جنم دینے کی کوشش کی ہے اور اس میں اپنی طرف سے رائے قائم کی۔ مولوی ساجد بھانڈ دیوبندی اپنی کتاب دفاع اہل سنت میں لکھتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین۔

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اے حبیب! آپ ﷺ کو ہم نے تمام جہاں والوں کیلئے صرف رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ صرف آپ ہی کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے"

(دفاع اہل سنت جلد ا۔ص:۲۶۲)

یہاں ساجد بھانڈ قرآن مقدس کی آیت کریمہ سے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہے کہ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ صرف حضور علیہ السلام ہی رحمۃ اللعالمین ہیں۔ مطلب اس آیت کو بھی یہ جاہل مولوی رشید احمد گنگوہی کے گستاخانہ فتویٰ کی تائید میں بیان کرنا چاہتا ہے کہ اللہ رب العزت کا یہ فرمانا ہے کہ اے محبوب صرف آپ ہی کو ہم نے رحمۃ اللعالمین نہیں بنایا بلکہ اور بھی لوگوں کو بنایا ہے۔ (معاذ اللہ) یہ ہے ساجد بھانڈ

کی جہالت یا یوں کہیں کھلی منافقت جو کہ انکو وراثت میں ملی ہے۔

قرآن مقدس کی کسی بھی تفسیر میں یہ نظریہ بیان نہیں کیا گیا اور نہ کسی مترجم نے اس آیت مقدسہ سے یہ نظریہ گڑھا۔

اسی طرح ہمارے اکابرین اہل سنت کے جو بھی اشعار وعبارات اس بھانڈ مناظر نے اپنی اس کتاب میں درج کیئے ہیں وہ سب اپنی جگہ درست ہے بالکل اسی طرح جس طرح سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۴۰ میں ایک حاکم کیلیئے رب کا استعمال کیا گیا اسی طرح ان حضرات کا دیگر اولیا کرام کیلیئے رحمۃ اللعالمین کا اطلاق بے غبار ہے لیکن انکا مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ بے غبار نہیں اسلیئے کہ اس نے ہو بہو اسی صفت کو اپنے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ صاحب کیلیئے استعمال کیا جس پر علماء اہل سنت نے گرفت کی ہے اور اسے شرک بالرسالت قرار دیا بالکل اسی طرح کہ کوئی شخص یوں کہے کہ لفظ رب العالمین ہونا اللہ عزوجل کی صفت خاصہ نہیں بلکہ دیگر حاکم اور آقا کیلیئے بھی رب کا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے۔تو اس شخص کے اس جملہ میں کھلا شرک ظاہر ہے اس لئے کہ وہ اسی طرح رب دوسرے حاکم اور آقا کو مان بیٹھا جس طرح اللہ رب العزت رب ہے۔اسی کے پیش نظر مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں کہ اس ملعون نے یہی صفت رحمۃ اللعالمین حضور علیہ السلام

کیلئے کہا کہ ”لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ کی نہیں بلکہ دیگر انبیاء واولیا کرام کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔“تو بے شک رشید احمد گنگوہی نے شان رسالت میں توہین کی اور اسے بالکل اسی قانون کے تحت شرک بالرسالت کہا جائے گا۔

چونکہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب بھی رحمۃ اللعالمین ہیں۔اور اس لئے حضور علیہ السلام کا رحمۃ اللعالمین ہونا بقول دیوبندیہ وہابیہ نجدیہ کے اب حضور علیہ السلام کا رحمۃ اللعالمین ہونا صفت خاصہ نہ رہا جب کہ اہل سنت کے یہاں ہو بہو حضور علیہ السلام کی طرح تو کوئی رحمت اللعالمین ہو ہی نہیں سکتا تو ظاہر سی بات یہ حضور علیہ السلام کی صفت خاصہ ہے جس طرح ہم کہتے ہیں کہ رب ہونا اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے اس لئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرح کوئی رب نہیں ہوسکتا اور اگر کسی پر اس کا اطلاق کیا جائے جیسا کہ سورہ یوسف میں موجود ہے کہ آقا اور حاکم کیلئے بھی رب کا لفظ اسکی صفت عطائی کی بناء پر استعمال کیا گیا بقول دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کے بتاویل استعمال کیا گیا ہے تو اہل سنت کے یہاں تو یہی اصول پایا جاتا ہے کہ عطائی کے اعتبار سے (بقول گنگوہی کے ”بتاویل“) کسی اور کیلئے صفت رب کا اطلاق اللہ جل شانہ کے رب ہونے کی صفت کو خاص ہی رکھتا ہے لیکن اگر جدید مذہب دیوبندیہ نجدیہ کا اصول دیکھا جائے

تو انکے یہاں تو عطائی ہو بتاویل ہو اگر کسی اور پر صفت کا اطلاق ممکن ہو گیا تو وہ صفت خاصہ نہیں رہتی جیسا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے "لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اس لئے کہ بتاویل کسی دوسرے پر بھی اس کا اطلاق کیا جا سکتا ہے"۔ مطلب تاویلاً بھی کسی کیلئے اگر رحمۃ اللعالمین کا لفظ استعمال ہو گیا تو اب وہ حضور علیہ السلام کیلئے صفت خاصہ نہیں رہی یہ ہے انکی رسول اللہ سے دشمنی اور یہی وجہ ہے کہ جب ان لوگوں نے حاجی امداداللہ مہاجر مکی کو رحمۃ اللعالمین کہا تو علمائے اہل سنت کو فکر لاحق ہوئی اسلئے کہ یہ حضور علیہ السلام کی صفت خاصہ کا انکار کرتے ہوئے اسی صفت کا حامل حاجی امداداللہ مہاجر مکی کو بنانے میں لگ گئے اور علمائے اہل سنت نے ان پر فتویٰ صادر فرمایا۔

اگر دیوبندیوں کے یہاں اب بھی انکا اصول باطل نہیں ہے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ کیلئے بھی یہی تحریر کر دیں کہ اللہ عزوجل کا رب ہونا اسکی صفت خاصہ نہیں اسلئے کہ کئی جگہ حاکم اور آقا کیلئے بھی اس لفظ کا استعمال کیا گیا۔ دیکھتے ہیں دیوبندیوں کا علم اور عقیدہ کس طرح ثابت ہوتا ہے گدھے کے عضوتناسل کی طرح یا اہل ایمان کی طرح

۔

جاہل منافقین دیوبند یہ سن لو!!

علمائے احناف اہلسنت نے یونہی نہیں اکابرین دیوبند پر فتویٰ کفر صادر فرمایا بلکہ انکی فطرت میں منافقانہ انداز چھپا ہوا ہے یہ حضور علیہ السلام کے کھلے دشمن ہیں۔

ملاحظہ ہو اکابرین احناف اہلسنت کی عبارات جہاں ان ذمہ داران علماء کرام نے اپنا دینی فریضہ ادا فرمایا:

☆ حضرت مولانا محمد عمر اچھروی صاحب کا بیان نقل کردیا ہے "نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کی رحمت بنا کر بھیجا۔اب اور کون عالمین ہیں۔جن کے یہ بھی رحمت بن سکتے ہیں۔جیسا کہ رب العلمین کہنے کے بعد تمام عالمین میں کسی دوسرے رب کی ضرورت نہیں۔اگر کوئی مانے تو اس نے شرک فی التوحید کیا ہے ایسے ہی رحمۃ اللعلمین کے اقرار کے بعد کوئی عالمین کی رحمت نہیں کہلا سکتا اور اگر تسلیم کرے تو مشرک فی الرسالت ہوگا" (مقیاس حنفیت صفحہ:۲۱۰)

☆ حضرت مولانا حسن علی رضوی صاحب لکھتے ہیں "دنیا جانتی ہے کہ ہم اہل سنت حضور نبی اکرم رسول محترم سیدنا محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے سوا خواب وخیال یا تصورات کی گہرائیوں میں بھی کسی کو رحمۃ اللعالمین ماننے کو تیار نہیں کیونکہ ایۂ مبارکہ: وما ارسلنک الا رحمۃ اللعلمین صرف اور صرف اس ایک

ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نازل ہوئی ہے لیکن حیرت ہے دیوبندیوں وہابیوں نے اپنے اندرونی بغض رسول کے باعث رحمۃ اللعالمین کی بے مثال صف رسول کو بھی متنازعہ بنانے کی بھرپور کوشش کی اور مولوی قاسم نانوتوی صاحب مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب اور اشرف علی تھانوی صاحب کے پیرومرشد جناب حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی کو رحمۃ اللعالمین بنا کر پیش کر دیا۔۔۔الخ''

(محاسبہ دیوبندیت بجواب مطالعہ بریلویت ج:۱۔ص:۱۹۷۔۱۹۸)

وضاحت: ہم نے مولانا عمر اچھروی صاحب کے بیان کی وضاحت تو پہلے ہی کردی اور باقی حضرت مولانا حسن علی رضوی صاحب کا بیان تو آپ نے ایک پرفریب کتاب (مطالعہ بریلویت) کا علمی رد فرمایا ہے اس کتاب کا مصف ''خالد محمود مانچسٹروی'' اپنے وقت کا بہت بڑا کذاب شخص تھا جس نے اپنی اس کتاب میں علماء احناف اہلسنت کو بدنام کرنے کیلئے بے شمار جھوٹ اور مکر کا سہارا لیا جس کے جواب میں حضرت نے اپنی اس کتاب میں یہ بیان تحریر فرمایا اس غم وغصہ کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ دیوبندیوں کی گستاخیاں دن بدن بڑھتی جارہی تھیں اور جب ان لوگوں نے آیت مبارکہ ''وماارسلنک الا رحمۃ اللعالمین'' کو اپنے بزرگوں اور ملعون اکابرین کا مصداق ٹھہرایا تو حضرت سے رہا نہ گیا اور واضح بیان فرمایا کہ یہ آیت

مبارکہ صرف رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو بیان کرتی ہے نہ کہ اس سے مراد دوسرے علماء واولیا، اور بیشک یہی درست بھی ہے۔

اسی طرح مولانا ظفرالدین بہاری علیہ الرحمہ اور مولانا صدیق نقشبندی صاحب کہ جن کے نام کا رونا دیوبندیوں کا بھانڈ مناظر ساجد دیوبندی نے رویا ان کا بیان مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس فتویٰ کے رد میں تھا کہ جس میں اس نے پہلے تو حضور علیہ السلام کیلئے لفظ رحمۃ اللعالمین کی صفت خاصہ کا انکار کیا اور دوسری جگہ اپنے مولویوں کے لئے اور یہاں تک کے اسکے پیروکار خود اسکے لئے اسی صفت کا اظہار کرنے لگے۔ جبکہ اکابرین اہلسنت کے یہاں لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ حضور علیہ السلام کی ہی ہے اور دوسرے انبیاء واولیا، ائمہ کرام و بزرگان دین کیلئے اس لفظ کا استعمال اس غرض سے نہیں کہ وہ اس آیت کے مصداق ہیں بلکہ انکے لئے صرف اس لئے استعمال کیا گیا کہ انکا رحمۃ اللعالمین ہونا حضور علیہ السلام کا ہی صدقہ ہے ۔جبکہ دیوبندیوں کے یہاں حضور علیہ السلام کی صفت خاصہ کا انکار اور اسکو دوسرے پر اطلاق بالکل اسی طرح ہے کہ کوئی کہے کہ اللہ عزوجل کا رب ہونا اسکی صفت خاصہ نہیں اسلئے کہ قرآن عظیم و دیگر مقامات پر آقا اور حاکم کیلئے بھی لفظ رب کا اطلاق موجود ہے۔

دورحاظر میں منافقین کا رداور ہماری بے حسی

دورحاظر میں منافقین کا رداور ہماری بے حسی ایک افسوس ناک منظر سامنے آتا ہے جہاں عہد رسالت میں میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو اپنی مسجد میں آنے سے روکا اور حکم خداوندی سے جو منافقین مسجد نبوی میں آئے انکو نکالا۔جن منافقین پر اللہ عزوجل کی لعنت ہوئی جن منافقین کے مکروفریب کو روندنے کیلئے میرے آقا کریم کو حکم ہوا کہ انکی مسجد میں نہ جائیں اوراس مسجد کو گرادیں جو منافقین دین کے نام پر پروپیگنڈا کرنے کیلئے تعمیر کی تھی۔لیکن افسوس آج ہم انہیں منافقین کا ردکرتے ہوئے شرم کرتے ہیں ان سے میل جول رکھتے ہیں ان سے رشتے قائم کرتے ہیں اورانکی اقتدا میں نماز پڑھنے کیلئے ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ آج ان منافقین کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور یہ ہمارے گلی محلوں میں آزاد گھومتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اورانکے غلاموں کی شان میں نازیبا کلمات بکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آیئے ہم سب مل کر اہل سنت وجماعت کے عقائد ونظریات کو پامال ہونے سے بچائیں اور عشق رسول ﷺ سے اپنے دلوں کو منور کریں اورلوگوں تک اس پیغام کو پہچائیں۔

ہمارے اس رسالہ کوخوب شئر کریں تاکہ باطل فرقوں کے خیموں میں آگ لگ جائے۔

پیارے سنی بھائیوں ہمارا یہ آن لائن رسالہ آپ کو کیسا لگا ؟ہمیں ضرور خبر کریں اور اگر آپ بھی اس رسالہ میں رد وہابیت کے متعلق کوئی مضمون ایڈ کروانا چاہتے ہیں تو ہمارے بلاگ یا ای میل پر رابطہ کریں ۔اور رسالہ کے متعلق کچھ معلومات یا کچھ غلط یا کوئی مضمون کا کچھ حصہ غلط ہوتو ہمیں آگاہ کریں۔

https://tahreek-e-islaheaqaid.blogspot.com/

facebook.com/islaheaqaid786

paigamerisalat@gmail.com